السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مسافر کےلیے نماز باجماعت کی پابندی ضروری نہیں ؟ کیا اس سلسلہ میں کوئی حدیث آتی ہے کہ مسافر تنہا گھر پر نماز پڑھ سکتا ہے ؟

شاہد جمال امام وخطیب جامع مسجد اہل حدیث مولانگر پوسٹ جگن ناتھ پور ضلع سنگھ بھوم ، بھار14833203 9 1999ء

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسافر کےلیے باجماعت کی پابندی ضروری نہ ہو اور یہ کہ مسافر مسجد نہ جاکر، تنہا جائے اقامت پر نماز پڑھ لے ۔ اس سلسلہ میں کوئی حدیث یا اثر نظر سے نہیں گزرا۔

مسافر کےلیے مسجد میں حاضری اور پابندی اسی طرح ضروری ہے جس طرح مقیم اور حاضر کےلیے ، بشرطیکہ مسجد قریب ہو اور اذان سنتا ہو۔ اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے بھی حالت خوف میں بھی باجماعت نماز پڑھائی جب کہ دشمن سامنے صف بستہ تھا اور مسلمان سخت خوف وہراس کی حالت میں تھے ۔ قرآن مجید میں صلاۃ الخوف کے بارے میں آیا ہے اور اس کے پڑھنے کی ترکیب بتلائی گئی ہے ''وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِّنْهُم مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ ،،(سورہ نساء : 102) نیز باجماعت نماز بڑی تاکید آئی ہے ۔ الایہ کہ کوئی عذر شرعی ہو۔ حضرت عبداللہ بن ام مکتوم کی حدیث : ''انه سأل النبي صلى الله عليه وسلم ، فقال : يارسول الله، إني أصلي في بيتي ؟ قال : هل تسمع النداء ؟ قال : نعم ، قال : لا أجد لك رخصة ،، سنن ابي داود مع العون (2/254) : باب التشديد في ترك الجماعة . اس حدیث سے نماز باجماعت کا ثبوت اور تاکید ملتی ہے ۔ قال الخطابي : '' وفي هذا دليل على أن حضور الجماعة واجب ، ولو كان ذلك ندبا ، لكان أولى من يسعه التخلف عنها أهل الضرورة الضعف ومن كان في مثل حال ابن ام مكتوم ،، یہ حدیث اگرچہ مقیم اور حاضر کےلیے ہے، لیکن باجماعت نماز کی تاکید ہر ایک کےلیے ہے ۔ هذا ما ظهر لي والعلم عند الله تعالى. کتبہ : عبدالعزیز عبداللہ الرحمانی14/7/1420ھ 25 10 1999ء

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر1

صفحہ نمبر270

محدث فتویٰ